مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ فروری - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج ظہر کے بعد محلہ دارالبرکات میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مستورات کا ایک جلسہ ہوا جس میں ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب آف کوئٹہ نے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق تقریر کی۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جالندھر و ہوشیارپور کے تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

نظارت بیت المال کی طرف سے مندرجہ ذیل انسپکٹر صاحبان کو جماعتوں میں دورے کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ جو جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کریں گے۔ نیز چندوں کے بقایوں کی وصولی کے لئے مقامی جماعتوں سے انتظام کرائیں گے۔ احباب و عہدیداران جماعت مقامی کو چاہئے۔ کہ ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مولوی مدد خان صاحب - انجمن ہائے ضلع گورداسپور کیلئے
حکیم فیروزالدین صاحب " " ریاست بہاولپور کے لئے
مولوی محمد عبدالعزیز صاحب " " ضلع سرگودھا۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ جماعت علی پور۔ بیرون ضلع لاہور کے لئے
چوہدری فیض احمد صاحب۔ انجمن ہائے لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازی خان کے لئے۔
سید محمد لطیف صاحب۔ انجمنہائے ضلع شیخوپورہ و سیالکوٹ کیلئے
سردار نذر حسین صاحب۔ انجمنہائے امرتسر، فیروزپور، جالندھر، ہوشیارپور کے لئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرد عورتوں کو نصیحت کریں

۲۹ ستمبر ۱۹۰۳ء کو کچھ لوگوں نے بیعت کی جن کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:- "عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو۔ کہ وہ نماز کی پابندی کریں۔ اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راست بازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنا تمہارا کام ہے۔"

اسی طرح فرمایا: "اپنی بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔" (الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

حضرت ام المومنین کا ایمان

"بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمد کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ اس واقعہ پر خدا تعالیٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمد کے صبر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور فتح و نصرت کے وعدے دیئے ہیں۔ اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمد نے کہا۔ کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے کہ اگر دو ہزار مبارک احمد مر جائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔" (الحکم)

دعا میں اضطراب کی ضرورت

"یاد رکھو۔ کہ خدا بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی۔ وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو۔ یا کسی پر سخت مقدمہ آجائے۔ تو ان باتوں کے واسطے اس کو ایک اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو۔ تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔" (الحکم جلد ۱۲ ...)

بیوی اور اس کے اقارب سے نرمی کا سلوک

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" "ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (الحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء)

جوان عورت کا خواب میں دیکھنا

"اس سلسلہ کی بنیاد سے پہلے میں نے دیکھا۔ جب مرزا صاحب فوت ہوئے ہیں۔ میں اصل مکان موجودہ سلطان احمد والے میں ایک دالان میں بیٹھا ہوں۔ جنوبی کوٹھڑی سے ایک برقع پوش عورت نکلی اور مجھے کہنے لگی۔ میں اس گھر سے جانے کو تھی۔ مگر تیرے واسطے رہ گئی۔ جوان عورت اگر خواب میں دیکھی جائے تو اس سے مراد دنیا کے اقبال اور فتوحات ہوتے ہیں۔ خواہ کسی قوم کی ہو۔" (الحکم جلد ۸ - ۳۲ ... صفحہ ۱۲)

توفصل کے مکان پر گئے تو باوجودیکہ ہم نئی شریعت کے قائل اور شریعت اسلامیہ کے نسخ کے معتقد تھے۔ لیکن مسلمانوں کے ساتھ انہی کی طرز پر نمازیں پڑھتے رہے

(د) نقطۃ الکاف کے ص۲۱۱ پر لکھا ہے کہ بہائی مذہب میں اپنے مذہب کے چھپانے کی یہ حالت تھی کہ باپ اپنے بیٹے سے اپنا مذہب چھپاتا تھا اور بیٹا اپنے باپ سے تقیہ کے طور پر اپنے مذہب کو پوشیدہ رکھتا تھا۔ بہجۃ الصدور کے ص۲۷۰ پر لکھا ہے۔ کہ مرزا حیدر علی نے طہران میں ایک پیر غلام رضا کی اس لئے مریدی اختیار کر لی کہ تا اس کے بہائی مذہب کی لوگوں کو خبر نہ ہو اور نیز اس پیر کو آہستہ آہستہ بہائی مذہب میں داخل کرے بہائیوں کی یہ چالیں کس قدر خطرناک ہیں۔

نتیجہ

جھوٹ بولنے کی عادت سے بزدلی کا پیدا ہونا اور فریب کے تخیلات کو دل میں وسعت دینے سے روحانی اور اخلاقی حالتوں کا ستیاناس کرنا۔ وقائع نگاری کے اصل کے خلاف تہمت تراشیوں سے بہت سے حقائق کو پوشیدہ کرنے سے بہت سے بے گناہوں کو عیب دار ظاہر کرنا اور بہت سے ظالموں اور فاسقوں فاجروں کی مدح سرائی سے دنیا کو دھوکا دینا۔ اور بچائے دلوں میں وقار اور اعتبار پیدا کرنے کے لعنت اور ذلت کی تاریکی میں زندگی بسر کرنا۔ اور جھوٹ ظاہر ہونے پر بہانے اور جھوٹے عذروں سے اور جھوٹ تراشنے لگ جانا اور کبر و نخوت کی وجہ سے اقرار صدق سے گریز کرنا تا جھوٹ سے عزت حاصل ہو ہاں جھوٹی عزت جو نفس امارہ کے نزدیک تو عزت ہے۔ لیکن خدا اور مخلوق کے نزدیک ذلت اور لعنت ہے۔

(۳) علوم و فنون کی کتب کو جلا کر نابود کر دینا چاہئے

مذاہب عالم اور علوم و فنون کی کتابوں کو جلا دینا چاہئیے۔۔ اور ان کتابوں کے اوراق نذر آتش کر دیئے جائیں (مکاتیب جلد ۲ ص۲۶۶)

اپنے مذہب کو اور وہ کتابیں جو بابی اور بہائی مذہب کی ہوں امتحر ملاحیدر کی ہدایت کے ماتحت پوشیدہ رکھا جائے۔

نتیجہ

دنیا میں علوم کے گم ہونے سے جہالت کی تاریکی پھیلے اور پھر جہالت کے باعث بابی اور بہائی مذہب کا عروج اور رواج ہو۔ گویا بہائی مذہب علوم سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ جہالت سے رکھتا ہے۔

(۴) خدا انسانی ہیکل میں نازل ہوتا ہے وہ باپ بھی ہے اور بیٹا بھی

(ا) لا الہ الا انا المسجون الفرید میں بہاء اللہ جو قید میں ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں (کتاب مبین ص۲۸۶)

(ب) کذالک نطق القلم اذ کان مالک القدم فی سجن الاعظم (کتاب الاقتدار ص۳۰۶) قلم اعلیٰ نے اسی طرح نطق فرمایا جب مخلوق کا قدیمی مالک ظالموں کی شرارت سے قید خانہ میں پڑا ہوا تھا۔

(ج) قد اتی الاب والابن فی الواد المقدس۔ یعنی عیسائیوں کے عقائد میں جو خدا باپ اور خدا بیٹا ہے وہ دونوں باپ اور بیٹا میرے وجود میں ہی جو وادی مقدس ہے یعنی اس وقت میں ہی باپ خدا ہوں اور میں ہی بیٹا خدا ہوں۔ مبین ص۲۷۶۔ (لوح ملک الروس)

(د) الواح مبارکہ کے ص۲۴۳ پر لکھا ہے۔ انا فدینا الابن وما اطلع بہا الا دربک لا جبریل و لا الملئکۃ المقربون۔ یعنی ہم نے ہی اپنے بیٹے مسیح خدا کو قربانی میں دیا تھا اور ہمارے ارادہ پر نہ جبریل کو اطلاع تھی نہ ہی مقربین فرشتوں کو۔

(ہ) اذ یراہ احسن فی الظاہر یحل علی ہیکل الانسان۔۔۔۔ واذ تینکر فی الباس یراہ مہیمنا علی من فی السموات والارضین (اقتدار ص۲۱۱) یعنی بہاء اللہ ظاہر میں انسانی ہیکل میں ہے۔ اور باطن میں خدائے مہیمن ہے جو آسمان اور زمین والوں کا محافظ ہے۔

نتیجہ

عیسائیوں اور حلولیوں اور مشرکوں کے مشرکانہ عقائد کی پرانی شکل کو پھر نیا لباس پہنایا ہے۔ اور ازلی ابدی خدا کی بے مثل ذات کی یگانہ اور بے ہمتا شان احدیت کو مٹانے کی سعی نافرجام اور کوشش بے ہنگام کو عمل میں لایا گیا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک

(۵) شریعت بابیہ اور بہائیہ طعام اور غذاؤں کے متعلق کہ وہ حلال ہیں یا حرام کوئی دخل نہیں دیتی

بدائع الآثار جلد ا ص۲۳ سفرنامہ عبد البہاء۔ دوستاں غرب عرض کردند درخصوص غذا باحباء امریکہ دستور العمل عنایت شود فرمودند با مداخلت در طعام جسمانی اہنانے کینم۔ یعنی مغربی دوستوں نے عرض کیا کہ امریکہ کے دوستوں کے لئے شریعت بابیہ اور بہائیہ کا دستور العمل جو پیش کیا گیا ہو۔ ہمیں بھی عنایت فرمایا جائے۔ جواب میں فرمایا۔ کہ ہم امریکہ والوں کی جسمانی غذاؤں میں دخل نہیں دیتے۔ خواہ وہ شراب پیویں اور خواہ خنزیر کا گوشت استعمال کریں ان باتوں کے متعلق وہ آزاد ہیں۔

نتیجہ

عیسائیوں کے نزدیک چونکہ شریعت لعنت ہے۔ اس لئے مغربی عیسائیوں کے سوال کے جواب میں اسی لعنت کو بحال رکھنا ہی مناسب سمجھا اور پاک پلید چیزوں میں وہی پہلی آزادی بحال رکھی۔

(۶) سود حلال ہے

بہاء اللہ صاحب اشراقات میں اشراق نہم ص۱۳۴ پر سود کے متعلق حکم دیتے ہیں۔

(ا) تفضلاً علی العباد ربا را مثل معاملات دیگر کہ مابین ناس متداول است قرار فرمودیم۔ یعنی جو لوگ بہاء اللہ کو مانتے ہیں اس نے اپنے ان بندوں پر مہربانی فرما کر سود کو دوسرے معاملات کی طرح جو رواج پذیر ہیں جائز قرار دیدیا ہے گویا یورپین قوموں اور دوسری سود خوار قوموں کی سود خواری کی عادت اور رسم کو بحال رکھا ہے۔ اور اس کے متعلق حکمت وہی ہے۔ کہ سود خواری کو ترقی حاصل ہو۔ اور قرآنی حکم جو یمحق اللہ الربوٰا ویربی الصدقات کا ہے۔ اس کی خلاف ورزی سے سود خواروں کو خوش کرتے ہوئے انہیں دام ارادت میں پھنسایا جائے گویا شریعت بہائی کیا ہے۔ الحاد اور اباحت والوں کی اصلاح کی جگہ انہیں ان کی اباحتی اور ملحدانہ حالت میں اور ترقی دینا اور ان کی بدی کو نیکی قرار دے کر انہیں جرأت کے ساتھ سابقہ بدی پر مستحکم کرنا۔

(۷) عورتوں کے پردہ کی رسم دور کر دی جائے

"ہم سب بابی اور بہائی لوگ امید کرتے ہیں۔ کہ جلد ہی پردہ بھی ایک طرف پھینک دیا جائے گا۔" ازبیان روحی افنان بہ ہدایت شوقی آفندی۔

"ایک بہائی عورت قرۃ العین نے سب سے پہلے مشرقی عورتوں کے روانی پردہ کو دور کیا۔" (ملاحظہ ہو کتاب ریلیجنس آف دی ایپائر مطبوعہ لنڈن)

ناسخ التواریخ مطبوعہ ایران جلد ۳ میں قرۃ العین کی نسبت لکھا ہے۔ وحجاب زناں را از مرداں موجب عقاب شمرد۔ یعنی قرۃ العین عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا ایک عذاب خیال کرتی تھی۔ لیکن واقعہ بدشت کے سلسلہ میں قرۃ العین کا قتل کیا جانا

اسی یورپ کی بے پردگی کے رسم و رواج کے نتیجہ میں تھا۔ جس سے بہائیوں کے لئے وہ حشر برپا ہوا۔ کہ بعض بہائی مرتد ہو گئے۔ بعض مجنون۔ بعض دہشت کے میدان سے فراری ہو گئے۔

یہ چند مسائل جو شریعت حقہ اسلامیہ اور شریعت بابیہ بہائیہ کے مقابلہ کے لحاظ سے پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں ملاحظہ فرما کر فطرت پر نگاہ ڈالیں۔ معقولیت کے طور پر پرکھ دیکھیں۔ نتائج اور واقعات کے لحاظ سے غور فرمائیں۔ حالات زمانہ کی ہوا اور طبائع کی رو پر نظر کریں۔ اور سوچیں۔ بار بار سوچ کر دیکھیں۔ کہ بابی اور بہائی شریعت جو اسلامی شریعت کی ناسخ ہونے کی حیثیت میں ظاہر ہوئی ہے۔ اس میں شریعت اسلامیہ کے مسائل اور احکام کے بالمقابل حکمت اور معقولیت اور نتائج مفیدہ کے لحاظ سے کونسی خوبیاں اور فوائد زیادہ پائے جاتے ہیں۔ یا کم از کم اس کے برابر ہی فوائد کو بیان کر دیا جائے۔ یا کسی نسبت سے ہی ان کی معقولیت اور حکمت کو واضح کر کے دکھایا جائے۔ ورنہ خالی دعوے اور بلا دلیل دعوے قابل پذیرائی نہیں ہو سکتا۔ آپ تو وکیل بھی ہیں۔ کیا کسی عدالت میں صرف دعوے کی بناء پر بھی کسی مجسٹریٹ نے مدعی کو بلا ثبوت کے ڈگری دی ہے؟

مجھے تعجب آتا ہے۔ اور پھر حیرت بھی کہ سیدنا حضرت اقدس حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے امسیحیت موعودہ کے ہزاروں اور لاکھوں قسم کے نشانوں۔ اور شریعت اسلامیہ کی صداقت قائمہ اور برکات دائمہ کے مقابل وہ کیسے لوگ ہیں جو بابی اور مذہبی شریعت جسے نہ فطرت سے تعلق۔ نہ کسی معقولیت سے مطلب اسے ناسخ شریعت اسلامیہ کی حیثیت میں تسلیم کر لیتے ہیں۔ بالکل معمولی سمجھ کا انسان بھی اگر سوچے تو بابی اور بہائی شریعت کا خلاف قانون قدرت۔ اور خلاف عقل و فطرت ہونا بالکل صفائی کے ساتھ کھل جاتا ہے کتنی موٹی سی بات ہے۔ کہ قانون قدرت سنت اللہ کی غیر متبدل اعتماد پر قائم کیا گیا ہے

چنانچہ قرآن کریم میں سورۃ توبہ میں فرمایا کہ ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات والارض۔ کہ مہینوں کی گنتی خدا کے نزدیک بلحاظ قانون قدرت کے بارہ ۱۲ مہینے مقرر کی گئی ہے۔ اب بارہ مہینے جو قانون قدرت کی غیر متبدل سنت ہے اس کی جگہ کتاب اقدس میں یہ پیش کرنا کہ ان عدة الشهور تسعة عشر شهرا في كتاب الله کہ ۱۹ مہینے مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور پھر ہر ماہ کے ۱۹ دن۔ یہ کس قدر لغو اور بے سود بات ہے۔ اسی طرح میت جب دفن کی جائے۔ تو بہاء اللہ نے اس کے لئے بھی کتاب اقدس میں حکم دیا ہے۔ وضع الخواتيم المنقوشة في اصابعهم۔ کہ مردوں کی انگلیوں میں انگوٹھیاں پہنائی جائیں۔ جن پر نقش بھی کندہ ہوں۔ بھلا کفن کی بات تھی۔ لیکن انگوٹھیوں کے پہنانے میں کیا حکمت اور معقولیت مد نظر رکھی گئی ہے امید ہے کہ آپ ان عرضداشتوں پر بنظر تدبر توجہ فرمائیں گے؟

وصیتیں

نمبر ۵۳۲۵ منکہ خدا بخش ولد میاں محمد یار قوم جٹ ترگڑ کا پیشہ کاشت کاری عمر تخمیناً ۶۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن چاہ ڈیلاہی موضع سمراار۔ ڈاکخانہ لودھراں۔ ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میرا موجودہ مال بہ تفصیل ذیل ہے ڈاچی دو عدد۔ قیمتی ۱۶۰ روپے۔ مادہ گائے دو عدد۔ قیمتی اسی روپے تین جوڑہ بیل ۲۵۰ روپے۔ بھیڑ چالیس ۲۸۰ روپے۔ بکریاں تین ۱۶/- اثاثہ للف ۶ میزان کل آٹھ صد روپیہ (۸۰۰) کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ اندر میعاد تین سال ادا کر دوں گا۔ اگر اس سے زیادہ میری جائیداد بعد میری موت کے ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرنا میرے ورثاء پر لازم ہوگا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ دارالامان قادیان کرتا ہوں۔ کہ سند رہے۔ میرے بعد میرے ورثاء میری طرح اس کی ادائیگی کے ذمہ وار ہوں گے۔ کاتب الحروف۔ محمد سلطان احمدی سوداگر چرم لودھراں۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا۔ خدا بخش

گواہ شد:۔ مستری عبد الخالق سیکرٹری انجمن احمدیہ لودھراں بقلم خود۔

گواہ شد:۔ صادق محمد خان سیکرٹری تحریک جدید لودھراں بقلم خود۔

نمبر ۵۳۲۶ :۔ منکہ چوہدری عبد اللہ ولد چوہدری شاہ دین صاحب موصی پیشہ کاشتکاری۔ عمر ۳۹ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالے کے فضل سے زندہ ہیں۔ میں اس وقت کاشت کاری کا کام کرتا ہوں۔ جس کی آمدنی غیر معین ہے۔ تاہم اندازاً یکصد روپیہ سالانہ کی آمد ہوتی ہے اس میں سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد ہو۔ تو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم بمد وصیت جائیداد داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ وصیت جائیداد میں سے منہا سمجھی جائیگی۔ العبد۔ محمد عبد اللہ بقلم خود

گواہ شد۔ میاں احمد بخش احمدی موصی بقلم خود

گواہ شد۔ میاں عبد الرحیم موصی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں۔

چندہ تحریک جدید کے متعلق جماعتوں کو ایک نہایت ضروری ہدایت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب کو اس سال یہ اجازت فرما دی تھی۔ کہ جو لوگ گذشتہ سالوں میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ اپنے گذشتہ سالوں کے چندہ کا وعدہ کر کے سال پنجم کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں۔ تاکہ ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں آجائے۔ بلکہ یہ بھی اعلان فرمایا تھا۔ کہ جنہوں نے گذشتہ سالوں میں حصہ تو لیا ہے۔ مگر قاعدہ کے مطابق "سابقون" میں آنے کے لئے کسی نہ کسی سال میں کچھ کمی ہے۔ وہ اس کمی کا بھی ازالہ کر کے "سابقون" میں ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احباب کو توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ گذشتہ سالوں میں شامل ہوئے۔ اور بعض نے اپنے گذشتہ سالوں کی کمی کے ازالہ کا بھی وعدہ کیا۔

"تحریک جدید" کی طرف سے یہ اعلان ہوتا رہا ہے۔ کہ "تحریک جدید" میں جو رقم بھیجی جائے۔ کارکنان جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ رقم ارسال کرتے وقت چندہ دینے والے احباب کی اسم وار تفصیل معہ ان کی رقم کے کوپن پر لکھ دیا کریں کیونکہ "دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" میں جہاں جماعت وار حساب رکھا جا رہا ہے۔ وہاں ہر ایک جماعت کے احباب کا اسم وار حساب بھی ہے۔ تاکہ اسم وار حساب بھی مکمل رہے اور جب کسی دوست کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو جائے تو اس کا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے "پیش کیا جا سکے۔ بے شک اکثر جماعتوں نے اسم وار تفصیل ارسال کی ہے۔ مگر بعض جماعتوں نے اس پر عمل نہیں کیا۔ پس پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک جماعت جب بھی "تحریک جدید" کی کوئی رقم ارسال کرے اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسم وار تفصیل چندہ دینے والوں کی دے۔ بلکہ یہ ضرورت "تحریک جدید کی اہمیت" کے پیش نظر اب اور بھی بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ تحریک جدید میں شامل ہونے والے احباب کی جو فہرست پانچ ہزار کی تیار ہو گی۔ اس کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ ہر ایک سال کا سال وار حساب باقاعدہ رہے۔ پس ہر جماعت اسم وار تفصیل ضرور دے۔ تاکہ کسی دوست کو شکایت پیدا نہ ہو۔

چونکہ اس سال بہت سے دوستوں نے اپنے گذشتہ سالوں کے چندوں میں اضافہ کیا ہے۔ اور اکثر نے سال پنجم میں بھی اضافہ کیا ہے۔ اس لئے مزید اس احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ احباب اسم وار تفصیل کے ساتھ یہ بھی لکھیں کہ مرسلہ رقم کس کس سال کی ہے۔

پس احباب جس دوست کا چندہ ارسال کریں۔ اس کے ساتھ یہ بھی درج کر دیا کریں۔ کہ فلاں صاحب کا چندہ اتنا اتنا فلاں سال کا ہے۔ تاکہ دفتر اس چندہ کو ان کے نام کے کھاتہ میں اسی سال میں درج کرے۔ جس سال کا چندہ ہے۔ اور اس طرح ایسے احباب کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں آجائے۔ باوجود اس تاکید کے جو جماعتیں یہ نہیں لکھیں گی۔ کہ فلاں صاحب کا چندہ اتنا اتنا فلاں فلاں سال کا ہے۔ ایسی جماعتوں کے اصحاب کا نام فہرست میں نہیں آسکے گا۔ اور ان کی ذمہ داری جماعتوں کے کارکنوں پر ہو گی۔ اور جو شکایت ان کے احباب کی ہو گی۔ اس کے بھی وہی احباب ذمہ دار ہوں گے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۰ فروری۔ حکومت برطانیہ عرب اور یہودی وفود پر زور دے رہی ہے۔ کہ اپنے مطالبات میں تخفیف کر کے سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا کریں اور اگر تصفیہ کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی۔ تو آئندہ ہفتہ حکومت اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی۔ اور پھر بزور اس کی تعمیل کرائے گی۔

رامپور ۲۰ فروری۔ ہندوؤں کے ایک مبلغ پر کسی نے یہ افواہ پھیلا دی۔ کہ مسلمانوں نے گائے ذبح کی ہے۔ جس سے مشتعل ہو کر انہوں نے مسلمانوں پر حملہ بول دیا۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ مگر ہندو اس پر بھی حملہ آور ہوئے اور اس طرح تو مسلمان جن میں پولیس کے بھی چند آدمی شامل ہیں۔ مجروح ہوئے۔ پولیس کو تین بار گولی چلانی پڑی جس سے بارہ آدمی مجروح ہوئے اور پھر امن قائم ہوا۔

پونا ۲۰ فروری۔ یہاں بمبئی پریذیڈنسی کے پرائمری استادوں کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر حکومت نے ان کی تنخواہوں متعلق خاطر خواہ فیصلہ نہ کیا۔ اور گذشتہ پندرہ بیس سال کی تنخواہوں کا بقایا ادا نہ کیا۔ تو تمام کے تمام یکم اپریل کو ایک روز کی بھوک ہڑتال کریں گے

لنڈن ۲۰ فروری۔ دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا۔ کہ حکومت اطالیہ نے لیبیا میں مزید تیس ہزار فوج بھیجدی ہے۔

پٹنہ ۲۰ فروری۔ آج بہار اسمبلی میں وزیر مالیات نے اعلان کیا۔ کہ حکومت بہار دیہات اور قصبات میں بجلی مہیا کرنے کے لئے ۲½ کروڑ روپیہ قرض لینا چاہتی ہے۔

رنگون ۲۰ فروری۔ برما میں نئی کولیشن وزارت مرتب ہو گئی ہے۔

یو۔ پی۔ اے۔ دائی وزیر اعظم نے وزارت مرتب کی ہے۔ وزیر امور داخلہ بھی وہ خود ہی ہونگے۔ فنانس اور ریونیو کے وزیر وہی ہونگے۔ جو پہلی کیبنٹ میں تھے۔

شنگھائی ۲۰ فروری۔ آج بین الاقوامی علاقہ سے باہر تین جاپانی افسر جن میں محکمہ خارجہ کا ایک اہم افسر بھی تھا۔ ہلاک کر دیئے گئے۔

کلکتہ ۲۰ فروری۔ بنگال کی وزارت سے مسٹر شمس الدین احمد کی علیحدگی کے متعلق وزارت کی سب کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہوا کہ صاحب موصوف شرائط کے مطابق اپنی پارٹی کے کسی ممبر کو وزارت پارٹی میں شامل نہ کر سکے تھے۔ اس لئے ان کی علیحدگی کے لئے پارٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ انہیں جب اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے استعفیٰ دیدیا۔ اگر وہ مستعفی نہ ہوتے تو علیحدہ کر دیئے جاتے۔

مدراس ۲۰ فروری۔ وزیر اعظم نے اسمبلی میں بجٹ کا پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ مرکزی حکومت صوبوں کے روزمرہ کے کاموں میں مداخلت کر رہی ہے۔ اگر اس نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا۔ تو صوبائی حکومت کے لئے کام کرنا مشکل ہو جائے گا۔

کلکتہ ۲۰ فروری۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ انہیں ۱۰۳ درجہ کا بخار ہے۔ اس کے ساتھ ہی نمونیہ کا حملہ بھی ہے۔ اور بایاں پھیپھڑا ماؤف ہو چکا ہے۔

قاہرہ ۱۹ فروری۔ اخبار الاہرام لکھتا ہے۔ کہ مصری وزارت نے سپین فرانکو گورنمنٹ کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عنقریب سرکاری طور پر اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا
(۱) عبد الوحید صاحب حاجی اللہ بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی صحت اور اپنے بھائی عبد الحمید خان صاحب کے برسر روزگار ہونے کے لئے (۲) عبد الرحمٰن صاحب شمیم لاہور اپنی دادی صاحبہ کے اپریشن کی کامیابی کے لئے (۳) شیخ رحیم بخش صاحب خورشید احمد کی صحت کے لئے (۴) عطا محمد صاحب خادم مسجد مبارک اپنی ہمشیرہ کی صحت کے لئے جو لبعارضہ خارش بیمار ہے (۵) چودہری حاکم دین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ شیخوپورہ اپنی لڑکی کی صحت کے لئے (۶) صدیق احمد صاحب قادیان میستری اللہ رکھا صاحب نارووال کے لڑکے اور بشیر احمد صاحب لاہور کی صحت کے لئے (۷) رشید احمد صاحب لاہور اپنے والد قاضی محبوب عالم صاحب سائیکل مرچنٹ لاہور کی صحت کے لئے (۸) سید محمد سعید سلیم صاحب اپنے بھائی سید مقبول حسن صاحب منٹگمری اور اپنی بھاوجہ صاحبہ کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح
میرے لڑکے ظفر محمد خان صاحب کا نکاح عزیزہ بیگم بنت بشیر محمد خان صاحب بزدار مرحوم کے ساتھ پانصد روپے مہر پر ۱۲ جنوری کو پڑھا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق مبارک کرے۔

خاکسار دوست محمد حجانہ

دعائے مغفرت
۱۸ فروری مسماۃ بھاگن بی بی صاحبہ جو ایک غریب لیکن مخلص احمدی تھیں بعمر ۷۰ سال فوت ہوگئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عبد المجید سکرٹری انجمن احمدیہ بھینی شرق پور (۲) ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن حال قادیان کے بہنوئی میاں غلام علی صاحب ریٹائرڈ منیجر کورٹ آف وارڈز گوجرانوالہ ۱۸ فروری کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

احباب قادیان کے لئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کے ذکر میں مجلس خدام الاحمدیہ کے فرائض میں ایک فرض بھی زائد فرمایا ہے۔ کہ "وہ صرف ممبران سے ہی کام نہ لیا کریں۔ بلکہ بعض دنوں میں وہ عام اعلان کر کے باقی جماعت کے دوستوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا کریں۔ بلکہ وہ کام کرنے کے لئے مجھے بھی بلا لیا کریں"۔ حضور نے اس بارہ میں تفصیلی ہدایات بیان فرمائیں نیز فرمایا کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں۔ اور جمعہ یا آخری جمعرات کا دن اس اجتماعی کام کے لئے حسب سہولت رکھا جائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انتظام کر رہی ہے۔ چونکہ ۲۳ فروری تک جو آخری جمعرات کا دن ہے۔ مجلس ان انتظامات کو مکمل نہیں کر سکتی۔ اور احباب کو خیال ہوگا۔ کہ اس دن شاید اجتماعی کام ہوگا۔ اس لئے احباب قادیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۳ فروری کو اجتماعی طور پر کام نہیں ہوگا۔ انتظامات مکمل ہونے پر مجلس اعلان کر دے گی۔ احباب انتظار فرمائیں۔

خاکسار۔ قمر الدین صدر مجلس خدام الاحمدیہ

دعویٰ استقراریہ کی سماعت

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کی بنا پر حکومت پنجاب اور مولوی عطاء اللہ کے خلاف چودہری عصمت اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی لائلپور نے چند اصحاب کی طرف سے جو دعوئے استقراریہ دائر کیا ہوا ہے۔ ۲۰ فروری اس کی سماعت ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر گورداسپور کی عدالت میں ہوئی۔ معلوم ہوا ہے مزید کارروائی کے لئے ۲۵ فروری کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

بقایا داران حصہ آمد خاص طور پر توجہ فرمائیں

اب چوتھی سہ ماہی گزر رہی ہے مگر ابھی تک بعض موصیوں نے سابقہ بقایا حصہ آمد ادا نہیں کیا۔ بقایا داران کے متعلق صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ریزولیوشن الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اگر اب بھی موصیوں نے بقایا ادا نہ کیا۔ تو ایسی وصایا شروع مارچ میں صدر انجمن میں پیش کر دی جائیں گی۔ پھر ان کو شکوہ کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

قادیان میں احمدی خواتین کا جلسہ

۲۳ فروری کو بروز جمعرات نصرت گرلز ہائی سکول میں صبح ۹ بجے مستورات کا جلسہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر انتظام منعقد ہوگا۔ سب بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر شریک جلسہ ہوں

خاکسارامۃ الرشید دختر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ سکرٹری مجلس ناصرات الاحمدیہ

سکرٹریان مال کا تقرر

(۱) چودہری رحیم بخش صاحب کو انجمن احمدیہ بہلول پور ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور کے لئے اور (۲) صوفی فضل کریم صاحب کو جماعت احمدیہ چک ۲۸۳ ضلع لائلپور کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

پتہ مطلوب ہے

قریشی عبد الرحمٰن صاحب پسر قائم علی صاحب مرحوم سکنہ دولت پور ضلع سیالکوٹ کا جس دوست کو پتہ ہو۔ وہ دفتر ہذا میں اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ اور اگر یہ اعلان قریشی صاحب مذکور پڑھ لیں۔ تو وہ خود اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

شکریہ احباب

میرے والد بزرگوار اخوند محمد افضل خان صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر بزرگان ملت اور کثرت سے احباب نے خطوط کے ذریعہ اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ تمام تعزیت ناموں کا جواب میری موجودہ تعلیمی مصروفیات کے پیش نظر مشکل ہے۔ لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا نہایت ہی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر میرے غم کو ہلکا کرنے کے لئے مجھ سے ہمدردی فرمائی۔ اور والد بزرگوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

بہائیت ← اور ← احمدیت

شریعتِ اسلامیہ اور شریعتِ بابیہ وبہائیہ کا بلحاظ افضلیت بعض مسائل میں مقابلہ

حال میں ایک بہائی خیالات رکھنے والے صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر بھیجے تھے۔ ان کے جواب میں ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے حسب ذیل مضمون تحریر فرمایا ہے۔ (ایڈیٹر)

اعتراضات کا خلاصہ

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کے سوالات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچے۔ اور بایماء حضرت ممدوح زیر اہتمام نظارت دعوۃ وتبلیغ آپ کے سوالات کا جواب حسب ذیل ہے:۔

(ا)۔ آپ کے تمام سوالات جو آپ نے ۱۳ نمبروں میں پیش کئے ہیں ان کا خلاصہ اور ماحصل ذیل کے امور ہیں:۔

الف۔ بہاء اللہ کا دعوےٰ الوہیت کا نہیں۔ بلکہ صاحب شریعت پیغمبر ہونے کا ہے:۔

ب۔ حضرت مرزا صاحب نے جو معیار صداقت سچے مدعیانِ نبوت کی تصدیق کے لئے پیش کئے ہیں۔ انہی معیاروں سے بہاء اللہ کا دعوےٰ بھی سچا ثابت ہوتا ہے۔

ج۔ حضرت مرزا صاحب اور بہاء اللہ دونوں مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں اور مسیح موعود کے زمانہ کی علامات سے دونوں یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور صادق مدعی اور کاذب کے دلائل یکساں ہونے سے امتیاز مشکل ہے:۔

د۔ حضرت مرزا صاحب کی ذات میں کوئی ایسی جامعیت بلحاظ شیون وصفات معلوم نہیں ہوتی۔ جو رسالت کے لئے حجت کاملہ ہو۔ اور کوئی دوسرا مدعی ان کا مقابلہ نہ کر سکا ہو:۔

بہاء اللہ کا دعوےٰ اور اسکی نوعیت

قبل اس کے کہ بہاء اللہ کے دعوےٰ کی نوعیت کے متعلق کچھ عرض کیا جائے اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بابی مذہب اور بہائیت دراصل ہی پرانی بگڑی ہوئی شیعیت اور اس کا نیا روپ ہے۔ جس طرح شیعیت اسلام کی بگاڑی ہوئی صورت کا نقشہ ہے۔ اسی طرح جب شیعیت نے اپنے آزادانہ الحاد کو اور وسعت دی۔ تو موجودہ زمانہ میں اس کی اور زیادہ بگاڑی ہوئی صورت بابی اور بہائی شریعت کے نام سے موسوم کی گئی۔

شائد آپ کو بابی اور بہائی لٹریچر کو پورے طور پر مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ ورنہ جس شخص نے بابی اور بہائی مذہب کی اندرونی اور بیرونی کیفیت کے ہر پہلو کا شناسا ہونے سے اس کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔ وہ آپ کے پیش کردہ سوالات پر (جن سے بالصراحت احمدیت کی مخالفت اور تردید اور بہائیت کی موافقت اور تائید ظاہر ہوتی ہے) محققانہ نظر ڈالنے سے ضرور تعجب کرےگا۔ اور ایک لمبا عرصہ احمدیت کے اندر گزارنے کے باوجود وہ اجنبیت اور محجوب النظری جو آپ کے الفاظ سے مترشح ہے۔ اسے باحساس تحیر محسوس کرےگا خیر انقلاب دہر کی یہ بوقلمونیاں اپنا رنگ دکھایا ہی کرتی ہیں۔ ؎

وللناس فیما یعشقون مذاہب

میں چاہتا ہوں۔ کہ ذیل میں بابی اور بہائی مذہب کی چند ایسی باتیں بھی پیش کردوں۔ کہ جن سے آپ کی وہ محجوبیت جو بابی اور بہائی شریعت کی حقیقت تک پہونچنے سے آپ کے لئے مانع ہوئی ہے اس کا دفاع ہو جائے۔ اور انکشاف حقیقت سے آپ اصلیت تک پہونچ جائیں۔ ذیل کے فقرات ملاحظہ فرمایئے۔ ہاں بنظر توجہ!!

ا۔ بہاء اللہ اپنی کتاب اقتدار کے صفحہ ۴۷ و ۴۸ میں لکھتے ہیں:۔

”اگر اعتراض واعتراض اہل فرقان نبود ہر آئینہ شریعت فرقان درایں ظہور نسخ نمی شد۔“ کہ اگر قرآن مجید کے ماننے والوں کی طرف سے (باب اور بہاء اللہ) کا انکار نہ کیا جاتا۔ اور نہ ان سے مونہہ پھیرا جاتا۔ اور جو اعتراض ان کے دعاوی پر کئے گئے ہیں۔ وہ نہ کئے جاتے۔ تو قرآن کریم کی شریعت کبھی بھی منسوخ نہ ہوتی۔ ماحصل یہ کہ قرآن مجید کو ماننے والوں کے اعتراض کرنے اور بلا چون وچرا باب اور بہاء اللہ کے دعاوی کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے قرآن کی شریعت کو منسوخ کرنا بطور انتقام کے ہے۔ نہ بطور ضرورت شریعت جدیدہ کے۔ اور اس انتقام کی وہی شکل ہے۔ جو پہلے اس سے قرونِ اولےٰ میں شیعیت کے ذریعے جس کا مرکز ایران ہے۔ ایران کے مفتوح ہونے پر اسلام کے بگاڑنے کے لئے ظہور میں لائی گئی۔ اور قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیا گیا۔ اور اصلی قرآن امام غائب کے پاس بتایا۔ جو غار میں آج تک پوشیدہ بتلائے جاتے ہیں۔ اب کیا عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو باب کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ میں وہ مہدی قائم آل محمد ہوں۔ جس کی انتظار کی جا رہی تھی۔ اور جب نے موعود کی حیثیت میں امام غائب والا قرآن پیش کرنا تھا۔ لیکن یہاں قرآن کی جگہ البیان پیش کر دی گئی۔ اور شریعت اسلامیہ کی جگہ شریعت بابیہ جو ۱۲۶۰ھ سے شروع ہو کر جب ۱۲۶۶ھ میں باب قتل کیا گیا۔ تو اس کے بعد بہاء اللہ کی طرف سے کتاب اقدس کے ذریعہ دوسری شریعت چند ہی سال کے وقفہ پر ظہور میں لائی گئی۔ ان دونوں شریعتوں کا مقصد قرآن اور شریعت اسلامیہ کے منسوخ کرنے میں انتقامی جذبہ کا کارفرما ہونا تھا۔ جیسا کہ بہاء اللہ کے مقولہ فقرہ سے جو اوپر نقل کیا گیا ظاہر ہے۔ اگر بہاء اللہ سے سوا ایسی بات کوئی اور کہتا تو شائد قابل تسلیم نہ ہو سکتی۔ لیکن اب تو مدعی نے خود بتا دیا۔ اور کتاب اقتدار میں لکھ کر شائع کر دیا۔ کہ قرآن کے منسوخ قرار دینے کی وجہ اور اصل وجہ شریعت جدیدہ کی ضرورت حقہ نہ تھی۔ بلکہ قرآن والوں سے بنجر بابیہ جوش غیظ وغضب انتقام لینا اصل مقصود تھا۔

پس شیعیت اور بہائیت قریباً ایک ہی مقصد اپنا رکھتی ہیں۔ اور وہ یہ کہ اسلام کو دنیا سے مٹا دیا جائے اور اِنا لہٗ لحافظون کے وعدہ کو جو اسلام اور قرآن کی حفاظت کے لئے خدا کی طرف سے شائع شدہ ہے۔ اس کو باطل کیا جائے۔

میرا یہ عرض کرنا کہ بابی اور بہائی مذہب دراصل وہی پرانی شیعیت نئے بہروپ میں رونما ہوئی ہے۔ کئی وجوہ سے قابل تسلیم ہے

الف۔ شیعیت کا جزو اعظم تقیہ ہے۔ جیسا کہ اصول کافی کے صفحہ ۴۸۳ پر لکھا ہے

التقیۃ من دین اللہ ای واللہ من دیننا اللہ

کہ خدا کی قسم تقیہ دین اور دینی کاموں سے ہے۔

اور اصول کافی کے ص۴۸۲ پر لکھا ہے۔ ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ یعنے دین کے دس حصوں سے نو حصے تقیہ ہے۔ ایسا ہی بہائیوں کی تعلیم ہے۔ چنانچہ مکاتیب جلد ۲ کے صفحہ ۳۲۷ پر لکھا ہے علیکم التقیہ یعنے تقیہ کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ اور بہاء اللہ نے حکم دیا ہے استر مذہبک کہ اپنے مذہب کو چھپانا اور کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ دیکھو بہجۃ الصدور ص۸۳ اور خود باب نے اپنے قتل ہونے سے ایک روز پہلے سب بابیوں کو یہ حکم دیا تھا۔ "اے اصحاب فردا کہ از شما سوال نمائند از حقیقت من تقیہ نمائید و انکار نمائید ولعن کنید کہ حکم اللہ بر شما اینست" دیکھو نقطۃ الکاف ص۲۴۷ یعنے کل تم سے میرے دعوے کی سچائی اور حقانیت کے متعلق سوال ہوگا۔ تم تقیہ کر کے میری سچائی کا انکار کر دینا۔ اور مجھ پر لعنت بھیجنا کہ میری شریعت میں اس موقعہ پر تمہارے لئے یہی خدا کا حکم ہے۔

(ب) شیعیت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر تبرا کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور کیا بھی جاتا ہے۔ علی محمد باب نے اسی پرانی شیعیت کے نقش قدم پر اپنی کتاب البیان میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی نسبت حطب جہنم کا فقرہ استعمال کیا ہے۔ کہ وہ دونوں جہنم کا ایندھن ہیں (نعوذ باللہ من ذالک)

(ج) شیعیت میں امامت کا مرتبہ نبوت و رسالت سے بڑھ کر تسلیم کیا جاتا ہے اور امام کو علم ماکان و مایکون کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ جیسے کہ خدا مالک ہے۔ چنانچہ کتاب ہدایات الرشید فی افحام العنید کے ص۲۰۰ پر بحوالہ شرح صاحب نافع لکھا ہے "ائمہ کی صفت ان کا علم ماکان و مایکون و اختیار موت وحیات وغیرہ بہت سے مسائل ایسے ہیں"۔ اور تفسیر صافی میں تحت آیت یمحو اللہ مایشاء و یثبت لکھا ہے۔ قال کان علی ابن الحسین یقول لولا آیۃ فی کتاب اللہ لحدثتکم ما یکون الی یوم القیمۃ یعنی امام زین العابدین فرماتے تھے۔ کہ اگر خدا کی کتاب میں ایک آیت یعنی یمحو اللہ مایشاء نہ ہوتی تو میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کا سب تم سے بیان کرتا۔ یہی بات بہاء اللہ اپنی کتاب اقتدار کے صفحہ ۱۳۰ پر کہتا ہے۔ ونفسی عندی علم ماکان ومایکون کہ میری جان کی قسم ہے کہ میرے پاس ان سب باتوں کا علم ہے۔ جو ہو چکیں۔ اور جو آئندہ ہونے والی ہیں۔

(د) شیعہ لوگوں کے نزدیک مرتبہ امامت کے لحاظ سے حضرت علی کو سب نبیوں سے اور سب انسانوں سے افضل سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ رسالہ تفضیل امیرالمومنین علی میں لکھا ہے۔ وقال جمہور اھل الآثار منھم والنقل والفقہ بالروایات وطبقۃ من المتکلمین منھم واصحاب الحجاج انہ علیہ السلام افضل من کافۃ البشر سوی رسول اللہ محمد بن عبداللہ۔ یعنے جمہور اہل الآثار یعنے اہل اخبار و حدیث و فقہا و متکلمین و اہل حجت کہتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سوا محمد رسول اللہ کے اور تمام انسانوں سے خواہ وہ نبی ہوں خواہ غیر نبی سب سے افضل ہیں۔ اور کتاب نوادر الاثر لعلی خیر البشر میں لکھا ہے قال رسول اللہ علی خیر البشر من شک فیہ فقد کفر یعنے حضرت علی کی فضیلت کے بارہ میں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ علی سب انسانوں سے افضل ہے۔ اور جو اس بات میں شک کرے۔ یقیناً وہ کافر ہوا۔ بہاء اللہ نے بھی اپنی کتاب ایقان کے ص۲۵۱ پر لکھا ہے۔ اور علی محمد باب جسکا دعوے ہے کہ وہ امام قائم آل محمد ہے۔ اسکی شان میں لکھا ہے۔ "قدر و رتبۂ آنحضرت باب را ملاحظہ فرما کہ قدرش اعظم از کل انبیاء و امرش اعلیٰ و ارفع از عرفان و ادراک کل اولیا است یعنی علی محمد باب کا مرتبہ تمام نبیوں سے بڑھ کر ہے۔ اور تمام اولیاء کے ادراک سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور ادعیہ محبوب میں لکھا ہے انہ سلطان الرسل کہ باب بادشاہ تمام رسولوں کا ہے۔

(ہ) شیعوں کی کتاب توضیح المقال مطبوعہ ایران کے صفحہ ص۴۵ پر لکھا ہے۔ کہ حضرت علی خدا ہیں۔ اور محمد رسول اللہ اس کے بندے ہیں۔ اور کتاب تذکرۃ الائمہ کے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے۔ حضرت علی خدا ہیں نیز یہ شعر بھی مرقوم ہے ؎

ہم اول وہم آخر ہم ظاہر وہم باطن
ہم عابد وہم معبود و معبود علی بود

ایسا ہی امام جعفر صادق کی نسبت لکھا ہے۔ کہ وہ خدا ہیں توضیح المقال ص۲۴۱ اور تذکرہ ائمہ ص۱۰۳ اور تذکرۃ الائمہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت اور علی فاطمہ امام حسن امام حسین سب میں خدا نے حلول کیا ہے۔ اور یہ پانچوں خدا ہیں۔

اسی طرح بہاء اللہ کی کتاب مبین کے ص۲۸۶ پر لکھا ہے لا الہ الا انا المسجون الفرید کہ میں جو بحالت قید ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ لا الہ الا انا تک فقرہ ہوتا تو خیال ہوسکتا تھا۔ کہ شاید یہ وحی ہو اور متکلم خود خدا ہو۔ لیکن المسجون الفرید کے لفظ سے ظاہر ہوگیا۔ کہ متکلم خدا نہیں بلکہ بہاء اللہ خود ہے۔ اسی طرح کتاب اقدس کے ص۲۲۵ پر ہے الذی ینطق فی السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء و موجدھا حمل البلایا لاحیاء العالم یعنی وہ جو عکا کے بہت بڑے قید خانہ میں بول رہا ہے۔ وہی سب چیزوں کا خالق اور سب چیزوں کو وجود میں لانے والا ہے۔ اس نے قید وغیرہ کی بلائیں اور تکلیفیں اس لئے اپنے اوپر اٹھائی ہیں۔ کہ جہان کو زندگی بخشے۔ اگر صرف انہ لخالق الاشیاء و موجدھا کا فقرہ ہوتا تو احتمال ہوسکتا تھا کہ یہ وحی ہو۔ اور اسکا متکلم خدا ہو۔ لیکن فقرہ ینطق فی السجن اور حمل البلایا نے ظاہر کر دیا کہ اس سارے کلام کا متکلم خود بہاء اللہ ہے۔ اور اس صورت میں اسکا اپنے تئیں عبد من العباد اور مملوک ظاہر کرنا بطور تقیہ جھوٹ اور غلط بیانی ہوگی۔ قرآن کریم میں ہے۔ من اتخذ الٰھہ ھواہ فاضلہ اللہ علیٰ علم کہ جس نے اپنی ہوا کو الٰہ بنالیا اللہ نے علم کی بناء پر اسے گمراہ قرار دیا۔ یعنی ہوائے نفس کی بناء پر جو میلان نفس کی تحریک ہے۔ اپنے آپکو خدا تصور کر لینا یا کسی دوسری چیز کو خدا کے سوا الٰہ تصور کرنا یہ علم کی بناء پر نہیں ہوسکتا کیونکہ صحیح علم کا کوئی شعبہ بھی اس بات کا مؤید نہیں۔ کہ شان الوہیت کے مراتب حقہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور ہستی میں بھی پائے جاسکتے ہیں۔ اور مخلوق کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ مخلوق سے تبدیل ہو کر خالق خدا بن سکے۔ جیسے کہ قرآن میں فرمایا۔ لا تبدیل لخلق اللہ کہ خدا کی مخلوق تبدیل ہونے سے خدا نہیں بن سکتی مخلوق ہی رہتی ہے۔ ہاں کسی کو خدا کے سوا خدا تجویز کرنا یا خدا تصور کرنا یہ ہوائے نفس کی بناء پر ہوسکتا ہے۔ نہ کہ کسی علم صحیح کی بناء پر اور یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ جو اباحتی اور الحاد کے خوگر ہوتے ہیں۔ وہی اس طرح کی جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔ اور ایران کا ملک جو شیعیت کا منبع اور مرکز ہے اور جہیں شیعیت کی زہریلی ہوائیں شب و روز تیزی سے چلتی رہتی ہیں بہاء اللہ اور باب جو اسی طرح کی زہریلی ہواؤں میں تربیت پانے والے تھے۔ اپنے ماحول کے زہریلے اثرات سے وہ کیونکر متاثر نہ ہوسکتے۔ پس باب اور بہاء اللہ اسی پرانی زہریلی شیعیت کے دو نئے فرزند ہیں۔ جنہوں نے شیعیت کے نقش قدم پر اپنے الحاد کا دائرہ ایک جدت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور آیت ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی وغیرہ کو اس لئے اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ یہ وحی اور خود خدا کے کلام کی حیثیت میں پیش کی گئی ہے نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا مسیح موعود حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے کبھی اپنی طرف سے ایسا فرمایا بلکہ لا الہ الا اللہ کی الگ حد قائم کی اور محمد عبدہ و رسولہ کی الگ تا شان الوہیت کا پاس ادب اور احترام معبودانہ برقرار رہے۔ اور شریعت حقہ کی حقیقی غرض بھی قیام حدود اللہ ہی ہے۔

(۹) شیعوں کے ہاں آئمہ کی قبروں کو بھی عبادت گاہ بنایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اصحاب تشیع حضرت امام حسین جو کربلا میں شہید کئے گئے۔ وہاں کی مٹی کی ٹکیہ بنا کر نماز کے وقت اس پر سجدہ کرتے ہیں۔ اور بعد نماز اسے جیب میں ڈال لیتے ہیں:۔

حیات القلوب اور تذکرۃ الآئمہ میں لکھا ہے۔ معراج کی رات کو حضرت علی کی تصویر سدرۃ المنتہٰے پر دیکھی اور ملائکہ اسے سجدہ کر رہے تھے۔

ناسخ التواریخ کے صفحہ ۲۷۵ پر لکھا ہے "ہر نبی پر حضرت امام حسین کی قبر کی زیارت واجب ہے"۔

تفسیر صافی میں زیر آیت واتموا الحج والعمرۃ لکھا ہے۔ حضرت امام رضا کی زیارت کرنا دس لاکھ حج کے برابر ثواب رکھتا ہے"۔

اسی طرح بہائیوں کی کتاب بدائع الآثار جلد ۲ صفحہ ۳۷۳ میں لکھا ہے۔ "مسجود بنص کتاب اللہ مخصوص مقام اعلیٰ و روضۂ مبارکہ علیا و بیت مبارک است"۔

کہ خدا کی کتاب میں یعنی بہاء اللہ کی کتاب میں سجدہ کرنا تین جگہوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ ایک مقام اعلیٰ کا سجدہ جو علی محمد باب کی قبر ہے۔ دوسرے بہاء اللہ کے روضہ کا سجدہ۔ تیسرے بہاء اللہ کے گھر کا سجدہ"

بہائیوں کے دیوان نوش کے صفحہ پر یوں مرقوم ہے۔ ؎

جز خاک آستاں تو مسجود خلق نیست
اے سجدہ گاہ جان و رواں روضۂ بہا
گردید انبیاء ہمہ ساجد بریں تراب
اے قبلہ گہ گروہاں روضۂ بہاء
اے مقصد و مقصود زماں روضۂ بہا
اے مسجد و معبود جہاں روضۂ بہاء

ان امور مذکرہ بالا سے جو بطور مثال کے پیش کئے گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ بابی اور بہائی مذہب جو در اصل وہی پرانی شیعیت کی بگڑی ہوئی صورت کا نام ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کی تصدیق ان مذکورہ باتوں سے بخوبی ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ شیعیت اور بابی۔ بہائی مذاہب میں در اصل تخریب اسلام کے لئے خطرناک کوشش کا مظاہرہ ہے۔ اسلام کی توحید کو بگاڑا گیا ہے۔ اسلام کے احکام کو بگاڑا گیا ہے۔ اسلام کے بزرگوں کو تبرا اور تولا کی دو اصطلاحوں کے نیچے افراط اور تفریط کے غالیانہ اقوال میں ظاہر کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس اصحاب اور ازواج مطہرہ غرضکہ کسی بھی مقدس وجود کو ان کی زبان اور قلم سے مخلصی نہیں مل سکی اور اسلام کے مقدس بزرگوں نے وقتاً فوقتاً ان کے حالات۔ اور اندرونی مقاصد سے سادہ طبع اہل اسلام کو آگاہ بھی کیا ہے۔ جو ان کے تقیہ آمیز الفاظ کے فریب دہ طرز سے مغالطہ کھاتے ہوئے انہیں مسلمانوں کا فرقہ سمجھ لیتے ہیں۔ چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ قلمی کے صفحہ ۵۰۶ پر شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا فتوٰے بالفاظ ذیل ہے:۔

"شیعہ در اصل یہود اور مجوس اور نصارٰی و بت پرستوں کی اولاد ہیں جو سیدنا محمد صلعم اور اصحاب ثلٰثہ کے زمانہ میں تلوار کے ذریعہ سے اسلام پر غالب نہ آسکے۔ تو تخریب اسلام کی غرض سے مسلمانوں میں داخل ہو گئے اور مسلمانوں کے لباس میں عداوت اسلام شروع کی۔ اور عبد اللہ بن سبا یہودی یمنی حضرت علی کے زمانہ میں ان کا سرگروہ ہوا"۔ تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ ۵۰۳ پر لکھا ہے "شیعہ پانچ مذاہب کفار کا مجموعہ اور خلاصہ ہیں یعنی یہود و نصارٰی و مجوس۔ صابئین اور ہنود وغیرہ کا"

پھر اسی تحفہ کے صفحہ ۵۰۳ پر ہے "شیعہ لوگوں میں طعن و تشنیع تقلید یہود کی ہے۔ علی کی غالیانہ محبت میں تقلید نصارٰے کی تعزیہ پرستی وغیرہ میں تقلید ہنود کی"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے امتیازی نشانات

اب جبکہ باب اور بہاء اللہ کے کلمات اور ان کے دعوے اور شریعت کی یہ حقیقت ہے۔ جو اوپر دکھائی گئی تو اس صورت میں بہاء اللہ کو حضرت مرزا صاحب کے معیار صداقت پر پرکھنے کے کیا معنے ہوئے۔ علاوہ اس کے ذیل کے چند امور ایسے ہیں جن سے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بالوضاحت متمیز طور پر معلوم ہو سکتی ہے:۔

۱۔ شریعت اسلامیہ کامل اور محفوظ ہونے سے دائمی شریعت ہے اور دائمی شریعت سابقہ شرائع کے لئے جو مخصوص القوم اور مخصوص الزمان تھیں۔ ان کی تو ناسخ ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ تمام دنیا کے لئے کامل اور محفوظ شریعت خود منسوخ نہیں ہو سکتی ہاں آیت استخلاف میں خلفا کی بعثت کا وعدہ جو قیامت تک ہے۔ وہ اس کی حفاظت کے لئے خدا کی طرف سے ایک اٹل وعدہ ہے۔ جس کا ہر صدی پر اب تک ظہور ہوتا چلا آیا۔

پس شریعت اسلامیہ کے ظہور کے بعد ایسے مامور تو آسکتے ہیں۔ جو تابع شریعت اسلامیہ ہو کر اس کے استحکام۔ اور ترویج کا کام دیں۔ نہ کہ ایسے جو شریعت اسلامیہ کو منسوخ کرنے کے لئے آئیں۔

پس اس معیار کے رُو سے حضرت مرزا صاحب کا تابع شریعت اسلامیہ ہو کر آنا صداقت پر محمول ہو سکتا ہے نہ کہ باب اور بہاء اللہ کا جو نسخ شریعت اسلامیہ کے مدعی ہیں۔

۲۔ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشگوئی کے مطابق کہ مسیح موعود کے ظہور کا وقت چودھویں صدی کا ہے۔ عین چودھویں صدی کے سر پر مبعوث کئے گئے۔ لیکن بابی شریعت تیرھویں صدی میں ۱۲۶۰ھ کے بعد منصۂ ظہور میں آ گئی۔ کیا زمانی اختلاف دونوں مدعیوں کی صداقت کے لئے یکساں دلیل کا فائدہ دے سکتا ہے بالخصوص اس صورت میں کہ مسیح موعود آنحضرت ؐ کی خلافت اور نیابت میں اس طرح آنے والے ہیں جس طرح مسیح اسرائیلی حضرت موسےٰ کی شریعت کے تابع ہو کر آئے نہ کہ ناسخ شریعت موسویہ کی حیثیت میں کیا یہ وہ بات نہیں۔ جس سے بالکل واضح ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت کے بعد مسیح موعود کی حیثیت میں آنے والا موعود مسیح اسرائیلی کی مماثلت میں تابع شریعت کی حیثیت میں آنے والا ہے۔ جیسے حضرت مرزا صاحب آئے۔ نہ کہ ناسخ شریعت کی حیثیت میں جیسے کہ باب اور بہاء اللہ نے دعوے نسخ شریعت اسلامیہ کے ساتھ ظہور کیا۔

۳۔ چاند سورج کا گرہن جو مہدی کا نشان ہے۔ وہ ۱۳۱۱ھ ہجری کے رمضان میں واقع ہوا۔ اور باب جو قائم آل محمد بنتا تھا۔ اور مہدی کہلاتا تھا وہ ۱۲۶۱ھ ہجری میں مدعی شریعت جدیدہ ہو کر ۱۲۶۶ھ ہجری میں قتل کر دیا گیا۔ اب کیا چاند سورج کے گرہن کا نشان بالوضاحت متمیز طور پر حضرت مرزا صاحب کے لئے نہیں جو چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوئے اور ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے اور گرہن کو اپنی صداقت کا نشان بار بار بیان کرتے رہے۔

۴۔ حضرت مرزا صاحب ملک پنجاب اور ہندوستان میں مبعوث فرمائے گئے۔ اب آپ پنجاب کے دریاؤں اور جنگلوں کو دیکھیں کہ نہروں کے ذریعہ جنگل آباد کئے گئے ریلوں کا سفر۔ پہاڑوں کا اڑایا جانا۔ اخباروں رسالوں اور کتابوں کی اشاعت۔ مطابع کے ذریعہ ڈاکخانہ کے اہتمام کے ماتحت پھر زلزلے اور طاعون کے حملے پھر عذابوں سے سلسلہ احمدیہ کی ترقی پر ترقی کیا یہ سب قرائن اور دلائل اور نشانات مقابلتہً حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو متمیز طور پر اور ترجیح کے لحاظ سے غالب پہلو پر نہیں دکھاتے۔ کیا آپ ان نشانات کو مجموعی طور پر ایران کے ملک میں اور پھر باب اور بہاء اللہ کے ساتھ ان کا ظہور ثابت کر سکتے ہیں۔

۵۔ آنے والے مسیح موعود کا بہت بڑا کام حکم عدل کی حیثیت سے تمام قوموں کے اختلافی اور اصولی مسائل میں فیصلہ کرنا تھا۔ اور لیظہرہ علے الدین کلہ کے ارشاد کے مطابق تمام اقوام عالم اور اہل مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کرنا تھا۔

اب اس مقصد کے لئے مسیح موعود کی بعثت کے لئے ایسے ملک کا ہونا ازبس ضروری تھا۔ کہ اس ملک میں سب قسم کے فرقے اور قومیں اور مذہب والے پائے جاتے۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ وہ سب فرقے اور سب مذاہب جو پنجاب اور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ مجموعی طور پر ایران میں پائے جاتے ہیں۔ اب مسیح موعود کے کام کے لحاظ سے مسیح موعود کی بعثت کا پنجاب اور ہندوستان میں ظاہر ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے یا ایران میں۔ پس اس مناسبت کے رو سے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کے دعوے میں پکے ثابت ہوتے ہیں۔ یا باب اور بہاء اللہ۔ پھر حضرت مرزا صاحب کی تمام کتب جن میں ہر ایک فرقے اور ہر مذہب باطل کا ابطال اور تردید اور اصلاح کی گئی ہے۔ ان کے بالمقابل باب اور بہاء اللہ کی کتب میں سے مسیح موعود کا وہ کام جو حضرت مرزا صاحب نے کر دکھایا۔ کیا آپ دکھا سکتے ہیں؟

(۶) پنجاب اور ہندوستان میں عیسائی حکومت جس کے ماتحت مذہبی آزادی حاصل ہے۔ یہ بھی اس امر کی مؤید ہے کہ مسیح موعود ایسی حکومت کے ماتحت مبعوث کئے جاتے۔ جس کے ذریعہ مذہبی آزادی کا فائدہ حاصل ہوتا تا مسیح موعود اس مذہبی آزادی کے باعث تمام اہل مذاہب پر جو آزادی سے اپنی رائے یا اپنے اعتراضات پیش کر سکتے۔ ان پر اتمام حجت کر سکتا۔ لیکن ایسی مذہبی آزادی اگر ایرانی حکومت کے نیچے نہیں پائی گئی۔ تو یہ قدرت کی طرف سے وہ امتیاز صداقت کا نشان تھا۔ جو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت کا مؤید پایا جاتا ہے۔ جو انگریزوں کی حکومت کے نیچے مبعوث فرمائے گئے۔ اور باب اور بہاء اللہ کے دعاوی کے مخالف ہے۔ جنہیں ایسی حکومت کے نیچے پیدا کیا گیا جو باوجود اسلامی ہونے کے پھر مذہبی آزادی کا فائدہ اس سے حاصل نہ ہو سکا۔ بلکہ اس ایرانی حکومت میں باب تو دعوے کے بعد ۵۔۶ سال کے اندر ہی قتل کر دیا گیا۔ اور بہاء اللہ ایک لمبا زمانہ تک حکومت کے قید خانہ میں محبوس رہ کر آخر قید کی زنجیروں میں ہی سسک سسک کر مر گیا۔ اور تعجب بلکہ حیرت ہے کہ آپ ہیں کہ انگریزی حکومت کی مذہبی آزادی جو مسیح موعود کے لئے ضروری تھی۔ اسے حضرت مرزا صاحب کے دعوئے مسیحیت کے لئے باعث اعتراض ٹھہرا رہے ہیں۔ سچ ہے۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(۷) ہاں مذہبی آزادی خدا کی سزا کو جو مفتری اور متقول علی اللہ کے لئے بطور وعید کے تورات اور قرآن دونوں میں مقرر شدہ ہے ٹال نہیں سکتی۔ اور جب باوجود ہر طرح کی آزادی کے انگریزی حکومت کے ماتحت بھی طرح طرح کے فسادات برپا ہوتے رہتے ہیں۔ اور کشت و خون بھی ہوتا رہتا ہے۔ اور سزا کے لئے پھانسی کے تختے اور قید خانے کی سزا بھی برابر ملتی رہتی ہے۔ تو اس پر حضرت مرزا صاحب کے لئے اسے رعائت قرار دینا کہ گویا افترا اور تقول کے ہوتے ہوئے اس کے وعید کے واقع ہونے میں یہ رعائت حائل ہو گئی حالانکہ اسی رعائت پر نظر رکھتے ہوئے وعید کی شدت کا اظہار اور بھی سخت الفاظ میں ظاہر فرمایا گیا۔ چنانچہ فرمایا ثم لقطعنا منه الوتين فما منكم من احد عنه حاجزين یعنے یہ کہ اگر سزا اور وعید تقول کو تمام دنیا کے لوگ بھی روکنا چاہیں۔ تو اس کے واقع ہونے سے کوئی بھی اسے روک نہیں سکے گا۔ اور یہ کہنا کہ اسلام کی تباہ میں اور اسلام کی آڑ میں دعوئے نبوت کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے احمدیت قائم ہوئی گویا تابع اسلام ہونے کا دعوی باعث کامیابی ہوا۔ اگر یہی بات تھی۔ تو پھر تمام علماء اسلام نے فتوے کفر کے اور واجب القتل کے کیوں لگائے۔ اور مکہ مدینہ تک کے علماء سے فتوے منگوائے گئے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں ؎

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

حالانکہ انہی مسلمانوں کو بار بار وہ یہ بھی سناتے رہے۔ کہ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور زیادہ مخالفتیں کرنے والے اور فتوے دینے والے بھی علماء اسلام اور عوام اسلامی ہی تھے۔

پھر علاوہ اسلامی فرقوں کے پنجاب اور ہندوستان میں اہلحدیث حنفی سنی شیعہ۔ اہل قرآن۔ نیچری وغیرہ سب مخالف ان کے سوا عیسائیوں کے دعوے اور مقدمات جو عدالتوں میں آپ پر کئے گئے۔ پھر ہندوؤں اور آریوں کی طرف سے مقدمات ہوئے۔ اور عیسائیوں کی طرف سے ڈاکٹر مارٹن کلارک نے اقدام قتل کا مقدمہ کیا۔ لیکن ایسا کوئی مقدمہ حضرت مرزا صاحب پر نہیں کیا گیا۔ جو آپ کے لئے دوہری صداقت کا نشان نہ بنا ہو۔ ایک اس لحاظ سے کہ ہر مقدمہ سے پہلے پیشگوئی فرمائی۔ کہ مقدمہ مجھ پر دائر ہونے والا ہے دوسرے یہ کہ میں اس سے بری ہو جاؤنگا کیا یہ باتیں حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو باب اور بہاء اللہ کے بالمقابل نمایاں کرکے نہیں دکھا رہیں؟ کیا باب اور بہاء اللہ پر اتنے مقدمات اور اتنی مخالفتیں اور پھر ان کے متعلق پیشگوئی اور بریت کی خبر دی گئی؟ اور کیا اتنی قومیں اور فرقے حضرت مرزا صاحب کی طرح باب اور بہاء اللہ کے بھی مخالف تھے۔

(۸) پھر دنیا کے حوادث اور آفات زمانہ سے کوئی ایسا حادثہ عظیمہ نہیں جو دنیا میں ظہور کرنے والا تھا۔ جیسے طاعون قحط زلزلے جنگیں امراض وغیرہ جن کی خبریں حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبل از وقت شائع نہیں فرمادیں۔ تمام حکومتوں کی جنگوں کے نتائج تک بتلا دیئے۔ ایران کی حکومت کا انقلاب۔ ترکوں کی حکومت کا زوال۔ اور روس کی حکومت کی تباہی کہ ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

عرب کی حکومت میں انقلاب۔ جاپان کی نسبت ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت کی خبر۔ بنگالہ کی تقسیم اور ان کی دلجوئی کی خبر۔ افغانستان کی حکومت کا انقلاب۔ اور نادر شاہ اور اس کی بے وقت موت کی خبر۔ احمدی جماعت کے متعلق مخالفین اور حکومت کی طرف سے ابتلاؤں کی خبر کے ساتھ آخر میں بریت اور نصرت کی خبر۔ ان عجائبات زمانہ کی خبروں کو جو خدا کی وحی اور الہامی الفاظ شائع شدہ کی بناء پر جو قبل از وقت شائع کئے گئے۔ آپ باب اور بہاء اللہ کی بحیثیت مسیح موعود جو وحی اور الہامی الفاظ قبل از وقت شائع ہوئے ہوں ان سے مقابلہ کرکے غور فرمائیں۔ تا آپ کو معلوم ہو سکے کہ ہر طرح کے دلائل اور نشانات سے یکساں طور پر صداقت ثابت ہوتی ہے۔ یا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو صداقت کے لحاظ سے کھلا امتیاز حاصل ہے؟

(۹) باب اور بہاء اللہ کے پیروان قتل ہوئے ہاں حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروان بھی قتل ہوئے۔ لیکن دونوں طرح کے مقتولوں کے درمیان بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ باب اور بہاء اللہ کے مریدوں کا قتل کیا جانا بلکہ باب کا قتل کیا جانا۔ اور بہاء اللہ کا قید میں مرنا ان کی اس تعلیم کے باعث تھا جو حکومت اور عوام کے لئے سخت خطرناک مہلک اور دہشت انگیزی کا زہریلا مواد اپنے اندر رکھتی تھی۔ چنانچہ اس کا کچھ نمونہ ذیل کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کتاب نقطۃ الکاف کے صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے۔

"ایشاں کسانیکہ مومن بباب نبودند ہمیں دواجب القتل مے دانستند"

یعنی "جو لوگ باب پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ نجس اور پلید ہیں اور واجب القتل ہیں" اس کی تصدیق مکاتیب جلد ۲ ص ۲۶۶ سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ "در یوم ظہور حضرت اعلیٰ منطوق بیان مزب اعناق وحرق کتب و اوراق وھدم بقاع و قتل عام الا من آمن وصدّق بود" یعنی حضرت اعلیٰ (علی محمد باب) کا حکم ان کی کتاب البیان میں یہی ہے کہ جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آپ کی تصدیق نہیں کرتے ان کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ اور ان کا قتل عام کر دیا جائے۔ اور علوم و فنون اور مذاہب عالم کی جسقدر کتابیں ہیں ان سب کو جلا دیا جائے۔ اور ان کا ایک ورق بھی نہ چھوڑا جائے۔ جو نذر آتش نہ کیا جائے۔ اور جتنے مقامات مقدسہ اور قبور انبیاء۔ اور بزرگوں کی خانقاہیں اور مقبرے ہیں سب کو گرا دیا جائے۔ تاکہ بابی مذہب کے سوا دنیا کے پردہ میں اور کوئی مذہب باقی نہ رہے" اب بتاؤ یہ تعلیم جہاں بھی پہنچے گی۔ اور حکومتیں اور ان کی رعایا کے لوگ اس تعلیم سے واقف ہوں گے۔ وہ بابیوں اور بہائیوں سے کس طرح مطمئن رہ سکتے ہیں؟ پس بابیوں اور بہائیوں کا قتل اگر حکومت یا رعایا کی طرف سے وقوع میں آیا۔ تو اس کا باعث یہ تعلیم تھی اور یہی وجہ ہے کہ بابی اور بہائی لوگ اس تعلیم کی وجہ سے جو تمام دنیا کو ہلاک کرنے کے لئے ہلاہل زہر سے بھی زیادہ خطرناک اور مہلک ہے۔ تقیہ کرنے کیلئے مجبور رہے۔ اور اپنی مذہبی تعلیم سادہ لوح انسان کی طرح کسی کے سامنے پیش کرنے سے بہر حال قاصر پائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب علی محمد باب کو گولیوں سے نشانہ بنا کر قتل کیا گیا۔ تو قتل سے ایک روز قبل اس نے اپنے اصحاب کو وصیت کی۔ کہ کل لوگ میری نسبت تم سے سوال کریں گے۔ اسوقت میری سچائی کا انکار کر دینا۔ اور مجھ پر تقیہ کی رو سے لعنت بھیجنا۔ تا اس طرح سے ہی تم بچ سکو۔

لیکن حضرت مرزا صاحب کے پیروان جو سرزمین کابل میں سنگسار کئے گئے یا پنجاب میں پھانسی دیئے گئے۔ وہ محض اظہار صداقت کیوجہ سے مارے گئے۔ اور اگر وہ تقیہ کے طور پر صداقت کو چھپا کر غلط بیانی کر دیتے تو بہت ممکن تھا کہ وہ بچ جاتے۔ مگر انہوں نے ایمانی صداقت کو اپنی جان بچانے پر ترجیح دی اور حضرت صاحبزادہ عبد اللطیفؓ کے رجم کے وقت حبیب اللہ امیر کابل نے خود کہا۔ کہ اگر آپ اپنے عقیدہ کو جو حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق ہے دل میں رکھیں۔ اور ظاہر نہ کریں۔ تو میں اس وقت بھی آپ کو اس موت کی سزا سے رہا کر دیتا ہوں۔ لیکن عین موت کے قریب وقت میں بھی سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرید صادق نے اپنے پیشوائے صادق سے انکار نہ کیا۔ اور محض صداقت کے اقرار پر اپنی جان فدا کر دی۔ اسی طرح تمام قتیلان حضرت مرزا صاحب صداقت پر نثار ہوئے۔ اب ایک طرف ان حضرت مرزا صاحب پر درود اور صلوٰۃ و سلام بھیجنے والے مریدوں کے ایمان کا موازنہ کرو۔ اور دوسری طرف ان بابیوں اور بہائیوں کے ایمان کا جنہوں نے باب پر قتل کے موقع پر خوب لعنتیں بھیجیں اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم جو مریدوں کے لئے دی گئی ہے کہ وہ جس حکومت کے نیچے رہیں۔ حکومت اور قانون کے تابع رہیں۔ اور حکومت کے بیجا تشدد پر اس حکومت کے ملک سے نکل کر کسی اور جگہ ہجرت کر جائیں۔ لیکن بغاوت اور فساد نہ کریں۔ اور جہاں رہیں۔ امن پسند اور باعث امن انسان کی حیثیت میں زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ کے مرید مظلوم کی حیثیت سے قتل کئے گئے نہ کہ ظالم کی حیثیت سے۔

۱۰۔ آپکو معلوم ہے عیسائیوں اور مسلمانوں کا متفقہ طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا تھا۔ کہ آنیوالا مسیح موعود مسیح اسرائیلی ہے۔ اور وہ اب تک زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے۔ اور کسی وقت اصلاح اور ہدایت دنیا کیلئے آخری زمانہ میں آسمان سے اتر کر وہی آنیوالا ہے۔ اب یہ عقیدہ دو بہت بڑی عالمگیر قوموں کا تھا۔ اور یہ عقیدہ اگر بہاء اللہ مسیح موعود تھا۔ یا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کے راستہ میں کتنی بھاری روک تھی۔ کہ جب تک یہ روک درمیان میں سے نہ اٹھائی جائے۔ کسی انسان کا ان دونوں میں سے کسی کو قبول کرنا محالات سے تھا۔ اب فطرت اور عقل انسانی بالطبع اس امر کی مقتضی تھی کہ اگر مسیح اسرائیلی کی حیات کا عقیدہ۔ اور اس کی دوبارہ آمد کا مسئلہ فی الواقع غلط ہے۔ تو اس غلط عقیدہ کو دلائل عقلی اور نقلی اور انجیل قرآن و احادیث نبویہ و آثار صحابہؓ و اقوال ائمہ وغیرہ سے عقیدہ حیات مسیح کے قائلین پر واضح کر دینا ازبس ضروری تھا۔ اب ہم دونوں مدعیان مسیحیت موعودہ کو دیکھتے ہیں۔ کہ ان دونوں سے بہاء اللہ ایرانی نے اس بارہ میں لوگوں پر اتمام حجت کے لئے کون سے دلائل پیش کئے۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس روک کو اپنے آگے سے اٹھانے کے لئے علمی اور عقلی دلائل کے ذریعے کیا جد و جہد دکھائی؟

وکیل صاحب! آپ سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ آپ ایمان سے کہیں۔ قول صدق سے شہادت دیں کہ کیا حضرت مرزا صاحب نے علمی اور عقلی دلائل سے دنیا میں حیات مسیح کی عمارت کو وفات مسیح کے ثبوتوں سے ایک زبردست سیلاب کر اُسے بدل نہیں ڈالا۔ اور تادم وفات وفات مسیح کے مسئلہ کی وہ صداقت ظاہر کی۔ کہ آج غبی سے غبی اور بالکل سطحی خیال کے لوگ بھی حیات مسیح کے خیال کو مانا بے وقوفی سمجھتے ہیں۔ اور ایک جہان ہے جو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات مسیح کے قائلین سے نئے طور پر تعمیر کر دیا۔ کوئی تصنیف اور تالیف یا کوئی تحریر اور تقریر آپ کی ایسی نہیں پائی جاتی۔ جس میں وفات مسیح کا ثبوت نہ پایا جاتا ہو۔ پس آپ کا یہ مطالبہ کہ حضرت مرزا صاحب میں کوئی ایسی جامعیت بلحاظ شیون اور صفات چاہیئے تھی۔ جو رسالت کے لئے حجت کاملہ ہوتی۔ اور کوئی دوسرا مدعی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا۔ علاوہ اور لاکھوں نشانات صداقت اور اوپر کی بیان کردہ علامات ممتازہ وغیرہ کے اگر آپ حضرت مرزا صاحب کے بالمقابل حیات مسیح کے غلط عقیدہ کی روک اٹھانے۔ اور عیسائیوں اور مسلمانوں کی دو زبردست قوموں پر اتمام حجت کرنے کے لئے جو سامان دلائل اور براہین کا حضرت مرزا صاحب نے اپنی تعلیم میں پیش کیا۔ باب یا بہاء اللہ کی تعلیم اور کتابوں سے پیش کر کے دکھائیں۔ اور کم از کم حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ دلائل کی ہر نوع پیش کردہ کے مقابل بطور حصر دلائل کا ہی دکھا دیں۔ تو ہم آپ کا ہر مطالبہ یا اعتراض و نفی اور طلب صدق پر محمول کریں گے۔ اور اگر آپ کے پیش کردہ سوالات بغرض طلب صدق اور بتمنائے حصول حقیت ہیں۔ تو میں آپ کو اس خدا کی قسم دے کر عرض کرتا ہوں جس نے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امت محمدیہ کے خطرناک مفسدہ فتنوں سے اس آخری۔ لیکن سب سے بدترین فتنۂ دجالیت کے بعد میں مسیح موعود اور مرسل برحق اور نبی صادق کی حیثیت میں بھیجا۔ کہ اگر آپ حضرت مرزا صاحب کے بارہ میں حجت کاملہ کی جامع حیثیت صرف مسئلہ وفات کے اثبات کے پیش کردہ دلائل سے ہی پرکھنا چاہیں گے۔ تو آپ کو یقیناً اس مقابلہ میں ہی حضرت مرزا صاحب حق اور صداقت کی علامت عظیمہ میرہ کے ساتھ نظر آ جائیں گے۔ اور یہی بات بشرط طلب صدق آپ کے لئے کافی وافی ہو سکے گی۔ اور اگر اوپر کی پیش کردہ وجوہ جو بطور نمونہ و مثال کے اس نمبر سے پہلے ذکر کی گئی ہیں۔ ان کو بھی بنظر تدبر سامنے رکھ لیں۔ تو ناممکن ہے کہ آپ جیسا فہیم ان عام فہم صداقتوں کو سمجھ کر فائدہ نہ اٹھائے۔

بابی اور بہائی فتنہ کو دجالی فتنہ۔ اور بدترین فتنہ۔ اور آخری فتنہ امت محمدیہ کے لئے

میں نے اس لئے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی میں کئی دجالوں کی آمد کا ذکر ہے اور تیس سے لے کر بہتر کی تعداد تک کا ذکر مختلف روایات کی رو سے پایا جاتا ہے اور امت محمدیہ کے بہتر فرقوں کا جہنمی ہونا بھی انہی بہتر دجالوں کی اقتدا کے باعث ہوگا اور ایک دجال وہ بھی ہے جو ایران سے ظاہر ہونے والا تھا جس کی نسبت صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ یتبع الدجال من یہود اصفہان سبعون الفاً۔ یعنی ستر ہزار یہود یا یہودی سیرت لوگ اصفہان سے دجال کی پیروی کریں گے اور یہ سب دجال مسیح موعود سے پہلے پہلے ہی آنے والے تھے نہ یہ کہ مسیح موعود کے بعد اور مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے۔ کہ وہ تابع شریعت اسلامیہ ہوگا۔ اس لئے کہ حدیث میں اس کی نسبت یہلک الملل کلہا الا الاسلام آیا ہے کہ اسلام کے سوا جتنے مذاہب باطلہ ہوں گے وہ سب کو ہلاک کرے گا۔ اور اسلام کی حمایت میں ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب سے پہلے کسی مدعی کا ناسخ شریعت اسلامیہ کی حیثیت میں ظاہر ہونا صریح دجالیت ہے۔

شریعت حقہ کی ضرورت کے متعلق قرآنی ہدایات

(۱) یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ پہلی کتابوں کو تحریف و تبدل کر دیا گیا ہو۔

(۲) لا تلبسوا الحق بالباطل۔ حق کو باطل سے عام طور پر ملا دیا گیا ہو۔

(۳) ظہر الفساد فی البر والبحر۔ تری خشکی کی انسانوں کی سب آبادیوں میں فساد عام طور پر برپا ہو چکا ہو۔

(۴) تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فزین لہم الشیطٰن اعمالہم فہو ولیہم الیوم۔ دنیا کی سب قوموں میں بجائے شریعت پر عمل کرنے کے شیطانی وساوس اور نفسانی ہوا کی پیروی کی جاتی ہو اور اس طرح سے تمام قوموں پر شیطانی تسلط پایا جاتا ہو۔

(۵) ہو الذی بعث فی الامیین رسولاً منہم یتلو علیہم آیاتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتاب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین۔ یعنی تلاوت آیات تزکیہ نفوس تعلیم کتاب و حکمت کا طرز عمل قوم کے اندر مفقود ہونے سے کھلے طور پر ضلالت کا دور دورہ پایا جاتا ہو۔

(۶) کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین و انزل معہم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ یعنی اختلافات سے مذہبی لوگوں کی وحدت ٹوٹ چکی ہو اور اختلافات اس بات کے مقتضی ہو چکے ہوں۔ کہ فیصلہ حقہ کے لئے خدا کی طرف سے کوئی نبی مبعوث کیا جائے جس کے ذریعے نئی شریعت سے نیا نظام قائم کیا جائے یا سابقہ شریعت اگر کامل اور محفوظ ہے تو اس کی تجدید سے نظام کی تجدید ظہور میں لائی جائے۔ جیسے کہ اکملت لکم دینکم اور انا لہ لحافظون کے قرآنی ارشادات سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلامیہ کامل بھی ہے اور محفوظ بھی۔

(۷) ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نأت بخیر منہا او مثلہا۔ پہلی شریعت کے منسوخ کرنے سے نئی شریعت جو اس کے عوض میں پیش کی جائے۔ اس میں پہلی شریعت کے احکام سے بعض بہتر احکام پیش کرنے کی ضرورت ہو یا بعض ویسے ہی احکام ہوں۔ لیکن جن سابقہ صحیفوں میں وہ احکام ہوں وہ تطہیر کے محتاج ہو چکے ہوں۔

(۸) صحفاً مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ۔ یعنی پہلے صحیفوں کو قرآنی مصحف کے اندر تحریف و تبدیل کے نقائص سے پاک کر کے دکھایا گیا ہے اور دائمی قوانین کے احکام سوا تبدیلی کے بحال رکھے گئے ہیں۔ یعنی نئی شریعت میں امور متذکرہ کی بھی ضرورت متقاضی ہوتی ہے۔

(۹) الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ یعنی جس طرح تعلیمی کورسوں کے دائرہ کو پورا کرنے کی بھی ایک حد مقرر ہوتی ہے۔ اسی طور دینی تعلیم کا کورس بھی شریعت کی صورت میں کامل کیا جاتا ہے۔ جیسے بی۔اے۔ ایم۔اے کا تعلیمی کورس اور قانون قدرت میں قد و قامت کے لحاظ سے انسان کا جسمانی نظام بھی نشوونما سے بڑھتے بڑھتے ایک حد تک جا کر کامل ہو کر ٹھہر جاتا ہے جیسے کہ ۱۸۔۲۰ سال تک جسمانی حالت بلوغ کو پہنچ جاتی ہے۔

(۱۰) انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ یعنی شریعت کا تعلیمی کورس جب مکمل طور پر نازل ہو چکا تو اسے قائم رکھنے کے لئے حفاظت کے سامان کا بغرض تجدید علی الدوام پایا جانا بھی ضروری ہے۔ جیسے اسلام کی شریعت کی تعلیم تو کامل کر دی گئی لیکن حفاظت کے لئے آیت استخلاف یعنی وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصٰلحات لیستخلفنہم الخ کا قانون قائم کرنے سے خلفاء کی بعثت ہر نئے دور کے لئے ظہور میں لائی جاتی ہے۔ جو خدا کی طرف سے حفاظت کا سامان ہے۔

(۱۱) اگر شریعت سابقہ کے بعد نئی شریعت کا ظہور خدا کی طرف سے قرار یافتہ ہو تو اس کی بشارت پہلی شریعت اور پہلے صحیفہ میں دی جاتی ہے۔ جیسے موسیٰ کی کتاب استثناء میں مثیل موسیٰ کی اور اس کی نئی شریعت کی پیشگوئی موجود ہے۔ لیکن اسلامی شریعت کا دعویٰ کہ وہ کامل اور محفوظ ہے۔ اس کے بعد اس اسلامی شریعت کی تجدید کے لئے تابع شریعت ماموروں کی تو بشارت دی گئی ہے۔ لیکن ناسخ شریعت اسلامیہ مامور یا شریعت کی خبر نہیں دی گئی۔

شریعت اسلامیہ اور شریعت بابیہ بہائیہ کا بعض مسائل میں مقابلہ

اب میں آخر میں چاہتا ہوں۔ کہ شریعت اسلامیہ اور شریعت بابیہ بہائیہ کے بعض مسائل کے رو سے مقابلہ کے طور پر کچھ عرض کروں تا آپ کو حکمت اور معقولیت کے لحاظ سے معلوم ہو سکے کہ شریعت اسلامیہ اور شریعت بابیہ بہائیہ سے کونسی شریعت افضل ہے۔

شریعت اسلامیہ کے مسائل

۱۔ دین اللہ میں داخل ہونے کے لئے کوئی جبر و اکراہ نہیں ہونا چاہیئے

(ل) لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (یعنی) رشد و ضلالت کی وضاحت کے بعد دین میں کسی طرح کا جبر و اکراہ جائز نہیں۔

(ب) قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر (کہف) حق کو واضح طور پر پیش کر دیا جائے پھر جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے۔

نتیجۃً امن دنیا میں قائم رہے گا۔ علمی ترقی علمی دائروں کا قیام اور وسعت معلومات حاصل ہوں گے۔

۲۔ صداقت اور یک رنگی اختیار کیجائے

(ل) و من اصدق من اللہ قیلاً (نساء) خدا سے بڑھ کر کون صداقت کا پابند ہے۔

(ب) کونوا مع الصادقین صادق القول اور صادق الوعد اور صادق العمل لوگوں کی معیت اختیار کرو۔

(ج) لعنۃ اللہ علی الکاذبین (آل عمران) جھوٹ بولنے والے انسانوں کو دنیا میں کوئی سچی عزت اور مرتبہ صادقوں کے بالمقابل حاصل نہیں ہوتا بلکہ ذلت اور لعنت اور ہر طرف سے پھٹکار ہی پھٹکار ان کی قسمت میں پائی جاتی ہے۔

نتیجہ

انسانی روح میں پاک باطنی قوت شجاعت اور لوگوں کی نظر میں اعتبار

اور وقار کا پیدا ہونا خدا کی سچی محبت اور معرفت اور عبودیت حقہ کے اوصاف سے متصف ہونا دنیا میں علم تاریخ اور وقائع نگاری کی اصلیت اور واقعات کی حقیقت پر لوگوں کو اقوال صدق سے آگاہ کرنے سے علم تاریخ کی بہترین خدمت کو انجام دینا۔ اور غلطی ظاہر ہونے پر اعتراف ذنب سے خدا اور خلق کے نزدیک مغفرت اور رحم کا صحیح معنوں میں مستحق قرار پانا۔ اور نفس کے کبر و خیلاء اور تکبر و نخوت اور رعونت کی خطرناک بیماری سے نجات حاصل کرنا۔

۳۔ علم حاصل کرنا چاہیئے

(ا) قل رب زدنی علما۔ اے میرے رب مجھے علم میں ترقی دے (طٰہٰ) (ب) ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (زمر) کیا علم والے اور نہ علم والے برابر ہو سکتے ہیں۔

(ج) ائتونی بکتب من قبل ھذا او اثارۃ من علم ان کنتم صدقین (احقاف) تمام مذہبی کتب اور علوم متداولہ کی کتابیں جس قدر بھی پائی جاتی ہیں۔ علم صحیح اور صداقتوں کے لحاظ سے سب کی سب میرے پاس لاؤ۔ میں ان سب کی قدر کرونگا۔

نتیجہ

دنیا میں علوم پھیلیں۔ اور جوں جوں علوم پھیلیں اسلام اور قرآن کی صداقتیں قبولیت کا شرف حاصل کریں۔

۴۔ خدا بے مثل اور واحد لاشریک ہے

(ا) لیس کمثلہ شئ خدا کی مثل کوئی بھی چیز نہیں۔

(ب) قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ خدا اپنی ذات اور صفات اور افعال اور الوہیت کی ہر شان اور ہر مرتبہ میں ایک ہی ہے۔ اور بے نیاز۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا۔ نہ ہی کوئی اس کا ہم جنس اور ہم صفت ہے

(ج) لہ ملک السموات والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شئ فقدرہ تقدیرا (فرقان) خدا ہی کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمینوں کی اس نے مخلوق میں سے کسی کو بطور اولاد نہیں پکڑا۔ اور نہ ہی اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ اور اسی نے ہر ایک چیز کی ہستی کے قیام اور بقا کی حد بست کے قوانین مقرر فرمائے۔

(د) رب السموات والارض وما بینھما فاعبدہ واصطبر لعبادتہ ھل تعلم لہ سمیا (مریم) خدا ہی ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا۔ اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان مخلوق ہے۔ پس تو اے انسان اسی کی عبادت کر۔ اور اسی کی عبادت کے لئے استقلال اختیار کر۔ کیا تو جانتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی شان الوہیت میں کوئی اور بھی اس کا شریک اور ہمنام ہے۔

(ک) لا تضربوا للہ الامثال۔ خدا کے لئے مثالیں مت بیان کرو۔ (النحل)

نتیجہ

شریعت حقہ کا کام جو خالق اور مخلوق کے درمیان حد فاصل اور امتیاز کامل کی حیثیت کا قائم کرنا ہے۔ اسے دکھایا گیا ہے کہ خدا وہی ہے جو شان الوہیت کے ہر مرتبہ میں بے مثل اور بے مثال ہے۔

۵۔ پاک اور ستھری چیزیں حلال ہیں اور پلید اور ناپاک چیزیں حرام

کلو من طیبات ما رزقنکم (بقرہ) یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث (اعراف) ستھری اور پاک چیزیں کھاؤ خدا ستھری اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے۔ اور ناپاک اور پلید چیزوں کو حرام کرتا ہے یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا۔ یعنی اے رسولو ستھری اور پاک چیزیں کھاؤ اور اعمال صالحہ کرو۔ یعنی جسمانی پاک غذاؤں کے اثرات روح میں اعمال صالحہ کے لئے محرک ہوتے ہیں۔

نتیجہ

غذاؤں کا اثر چونکہ روحانیت اور اخلاق اعمال پر ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت کی راہنمائی ضروری ہے۔

۶۔ سود حرام کیا گیا ہے

(ا) احل اللہ البیع وحرم الربٰو (بقرہ) خدا نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے

(ب) یمحق اللہ الربٰو ویربی الصدقٰت یعنی خدا کا سود حرام کرنے میں یہ مقصد ہے کہ سود کو مٹایا جائے۔ اور صدقات کو ترقی دی جائے۔ تا دنیا میں صدقات کے ذریعے قومی غرباء اور مساکین کی پرورش ہوتی رہے

(ج) الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ذالک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا۔ یعنی جو لوگ سود خوار ہیں گو ان کا مال ترقی کے ساتھ بظاہر بڑا ہوتا اس شخص کی طرح ہی ہے جسے شیطان اپنے مس سے مخبوط الحواس بنا دے۔ اور اس کی باتیں عقل اور دیانت اور نیکی کے مراتب سے گری ہوئی ہوں۔ یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ بیع کا کاروبار بھی سودی کاروبار ہی کی طرح ہے۔

(د) فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ (بقرہ)۔ یعنی سود خواری سے باز نہ آنا۔ خدا سے جنگ کی تیاری ہے۔ اس طرح کہ خدا کہتا ہے کہ سود حرام ہے۔ وہ کہتے ہیں سود حلال ہے۔ تو قانون کی مخالفت خدا کی مخالفت اور اس سے جنگ ہوئی۔

جس جنگ کا ایک نتیجہ یورپ کی جنگ عظیم وقوع میں آئی۔ کہ سودی لین دین نے جنگ کو کئی سالوں تک لمبا کر دیا۔ اگر حکومتوں کو سودی رقموں سے امداد نہ مل سکتی۔ تو وہ جنگ کی خطرناک آگ اتنا لمبا زمانہ مشتعل نہ رہ سکتی۔

پھر سود فطرت کے خلاف ہے اگر سود خوار بالکل مفلس ہو جائے پھر قرضہ لینے کے ساتھ اسے سود دینا پڑے۔ تو اسے یہ بات سخت گراں گزرے گی۔ اور اگر بحالت مسکنت اسے نہ قرضہ ملے اور بھوکا مر رہا ہو تو یقیناً متمول اور اغنیاء کے متعلق اسے مسکین فنڈ اور صدقات کی تحریک بالکل معقول اور باقتضاء فطرت درست محسوس ہوگی

۷۔ عورتوں کیلئے پردہ ضروری ہے

(ا) قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔ یعنی مومنوں سے کہدے کہ وہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے نیچی کرلیں اور ایسا ہی اپنی تمام شرمگاہوں کو حفاظت میں رکھیں۔ یہ طریق مومنوں کیلئے پاکیزہ خیالات اور جذبات کی بے طرح تحریکات کی حفاظت کے لحاظ سے بہت ہی مفید اور پاکیزہ ہے

(ب) واذا سالتموھن متاعا فسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن پردہ دار عورتوں سے کسی امر کے متعلق دریافت کرنے کی ضرورت ہو تو پردہ کے پیچھے سے پوچھ سکتے ہو۔ یہ طریق مردوں عورتوں کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے نہایت ہی اچھا ہے۔

شریعت بابیہ و بہائیہ

اس کے مقابلہ میں شریعت بابیہ اور بہائیہ کے عقائد حسب ذیل ہیں (۱) بابی اور بہائی مذہب میں داخل ہونے کیلئے از بس تشدد اور سختی کی ضرورت ہے۔ جو لوگ باب پر ایمان نہیں لاتے وہ پلید اور واجب القتل ہیں نقطۃ الکاف صفحہ ۔۔۔ باب کی کتاب البیان میں ہے کہ جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لاتے انکی گردنیں اڑادی جائیں اور انکا قتل عام کیا جائے اور علم و فنون اور مذاہب عالم کی کتابیں جلادی جائیں۔ اور انکے اوراق نذر آتش کئے جائیں۔ اور مقامات مقدسہ اور قبور انبیاء اور جیسے گرا دیئے جائیں۔ مکاتیب جلد ۲ صفحہ ۲۶۶

نتیجہ:۔ ہر طرف دہشت انگیزی اور امن قائم نہ ہونے سے دنیا کی تباہی اور بربادی اور فساد پر فساد اور ہلاکت پر ہلاکت وقوع میں آئے گی۔

(۲) تقیہ کے طور پر ہر طرح کا جھوٹ اور فریب جائز ہے

(ا) شیعوں کی طرح بابیوں اور بہائیوں کو بھی یہی تعلیم دی گئی ہے کہ۔ علیکم التقیہ۔ مکاتیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۷

(ب) اور بہجۃ الصدور کے صفحہ ۸۳ پر مرزا حیدر علی جو بہائیوں کا بزرگ ترین مبلغ تھا وہ لکھتا ہے کہ بہاء اللہ نے مجھے تمام اور نہ میں تبلیغ کے لئے بھیجا تو یہ حکم دیا کہ استر ذھبک وذھابک ومذھبک کہ اپنی زرنقدی۔ اور کہیں جانے کے متعلق اور نیز اپنے مذہب کے متعلق کسی کو اطلاع نہ دینا بلکہ اپنے مذہب کو پوشیدہ رکھنا

(ج) اور صفحہ ۹۵ پر لکھا ہے کہ ایک شب میں بمعہ مرزا حسین شیرازی کی وحدو بلغ حسن